بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 رجنوری 2020 بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد ٹلفورڈ) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کے اعلان کے ساتھ جو میں نے ملکوں کی جماعتوں کی پوزیشن بتائی تھی اس میں بتایا تھا کہ یو۔کے کی جماعتوں میں وقف جدید کے چندے کی وصولی کے لحاظ سے اسلام آباد کی جماعت پہلے نمبر پر ہے لیکن بعد میں یہ بات سامنے آئی کہ وہ جائزہ غلط تھا۔ پہلے نمبر پر اولڈرشا کی جماعت ہے اور دوسرے نمبر پر اسلام آباد کی جماعت، یہ درستی کی ضرورت تھی اس لئے میں نے سب سے پہلے اسی کو لیا۔ اولڈرشا کی جماعت ماشاء اللہ بڑی قربانی دے رہی ہے اور خاص طور پر لجنہ اولڈرشا کی صدر نے مجھے کہ کس طرح بعض عورتوں نے غیر معمولی قربانی دی ہے۔ ان کا جذبہ قربانی مثالی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ میں نے گذشتہ خطبہ میں عموماً غریبوں کی اور غریب ملکوں میں رہنے والوں کی قربانی کے واقعات بیان کئے تھے اس لئے کہ امیروں میں بھی یہ احساس پیدا ہو اور وہ بھی قربانی کی روح کو سمجھیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ترقی یافتہ ممالک میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو دنیاوی ضروریات کو پس پشت ڈال کر قربانی کرتے رہتے ہیں۔

اب میں آج کے خطبہ کے موضوع کی طرف آتا ہوں جو بدری صحابہ کا ذکر چل رہا ہے۔ گذشتہ سے پہلے خطبہ میں حضرت سعد بن عبادۃ کا ذکر چل رہا تھا اور کچھ رہ گیا تھا آج بھی ان کے ذکر کے حوالے سے ہی بیان کروں گا لیکن یہاں بھی ایک حوالے کی درستی کی ضرورت ہے جو گذشتہ خطبہ میں میں نے بیان کیا تھا جو میں پہلے بیان کروں گا پھر باقی ذکر ہوگا۔

27 دسمبر کے خطبہ میں حضرت سعد بن عبادۃ کے تعارف میں یہ بیان ہوا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد اور طلیب بن عمیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے اور ابن اسحاق کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت ابوذر غفاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی لیکن بعض کو اس سے اختلاف بھی ہے۔ بہر حال یہ اس طرح نہیں ہے۔ مؤاخات کا یہ ذکر دراصل حضرت منذر بن عمرو بن خنیس کے ضمن میں تھا۔ جس کتاب سے یہ لیا گیا ہے، وہاں ان کے ساتھ حضرت سعد بن عبادۃ کا بھی ذکر تھا تو ریسرچ سیل کی طرف سے سہواً یہ عبارت حضرت سعد کے ساتھ بھی بیان کر دی گئی جبکہ حضرت منذر بن عمرو کے ذکر میں مؤاخات کا یہ ذکر ہے اور یہ میں گذشتہ سال کے شروع میں 25 جنوری کے خطبہ میں بیان کر چکا ہوں یہ تفصیل۔ بہر حال یہ ایک درستی ہے اب آگے جو ذکر چل رہے ہیں وہ یہ ہیں کہ

جب غزوہ خندق کا واقعہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی ایک تہائی کھجور دینے کی پیشکش کے بارے میں سوچا، اس شرط پر کہ قبیلہ غطفان کے جو لوگ ان کے ہمراہ ہیں وہ انہیں واپس لے جائے، باقی لوگوں کو چھوڑتے ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادۃ سے مشورہ طلب کیا۔ اس کی تفصیل غزوہ خندق کے حالات کے ذکر میں حضرت مرزا بشیر احمد

صاحب نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

یہ دن مسلمانوں کے لئے نہایت تکلیف اور پریشانی اور خطرے کے دن تھے اور جوں جوں یہ محاصرہ لمبا ہوتا جاتا تھا مسلمانوں کی طاقت کمزور ہوتی جاتی تھی اور گو ان کے دل ایمان و اخلاص سے پر تھے مگر جسم مادی قانون کے ماتحت چلتا ہے۔یعنی محاصرہ لمبا ہونے کی وجہ سے بے آرامی بھی تھی صحیح رنگ میں خوراک بھی پوری نہیں ہو رہی تھی اس لئے تھکاوٹ بھی پیدا ہو رہی تھی کمزوری بھی پیدا ہو رہی تھی یہ قدرتی تقاضا ہے جسم کا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کو دیکھا تو آپ نے انصار کے رؤسا سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو بلا کر انہیں حالات بتلائے اور مشورہ مانگا کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔اگر تم لوگ چاہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبیلہ غطفان کو مدینہ کے محاصل میں سے کچھ حصہ دینا کر کے اس جنگ کو ٹال دیا جائے۔سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے یک زبان ہو کر کہا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس بارہ میں کوئی خدائی وحی ہوئی ہے تو سر تسلیم خم ہے اس صورت میں آپ بے شک خوشی سے اس تجویز کے مطابق کارروائی فرمائیں۔آپ نے فرمایا نہیں مجھے اس معاملہ میں وحی کوئی نہیں ہوئی میں تو صرف آپ لوگوں کی تکلیف کی وجہ سے مشورہ کے طریق پر پوچھتا ہوں۔ان دونوں نے یہ جواب دیا کہ پھر ہمارا یہ مشورہ ہے کہ جب ہم نے شرک کی حالت میں کبھی کسی دشمن کو کچھ نہیں دیا تو اب مسلمان ہو کر کیوں دیں۔واللہ ہم انہیں تلوار کی دھار کے سوا کچھ نہیں دیں گے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار ہی کی وجہ سے فکر تھی۔جو مدینہ کے اصل باشندے تھے اور غالباً اس مشورہ میں آپ کا مقصد بھی صرف یہی تھا کہ انصار کی ذہنی کیفیت کا پتہ لگائیں کہ کیا وہ ان مصائب میں پریشان تو نہیں ہیں اور اگر وہ پریشان ہوں تو ان کی دلجوئی فرمائی جائے۔اس لئے آپ نے پوری خوشی کے ساتھ ان کے اس مشورہ کو قبول فرمایا اور پھر جنگ بھی جاری رہی۔

غزوہ خندق کے موقع پر ابوسفیان نے یہ چال چلی کہ قبیلہ بنو نضیر کے یہودی رئیس حیی بن اخطب کو یہ ہدایت دی کہ وہ رات کی تاریکی میں بنو قریظہ کے قلعہ کی طرف جائے اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے ساتھ مل کر بنو قریظہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ حیی بن اخطب موقع لگا کر کعب کے مکان پر پہنچا۔شروع شروع میں تو کعب نے ان کی بات سننے سے انکار کیا اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہمارا عہد و پیمان ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ اپنے عہد و پیمان کو وفاداری کے ساتھ نبھایا ہے اس لئے میں اُن سے غداری نہیں کر سکتا۔مگر حیی نے اسے ایسے سبز باغ دکھائے اور اسلام کی عنقریب تباہی کا ایسا یقین دلایا کہ بالآخر وہ راضی ہو گیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بنو قریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپ نے پہلے تو دو تین دفعہ خفیہ خفیہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو دریافت حالات کے لئے بھیجا پھر باضابطہ طور پر قبیلہ اوس و خزرج کے رئیس سعد بن معاذ اور سعد بن عبادۃ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کو وفد کے طور پر بنو قریظہ کی طرف روانہ فرمایا۔جب یہ لوگ بنو قریظہ کے مساکن میں پہنچے اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے پاس گئے تو وہ بدبخت ان کو نہایت مغرورانہ انداز سے ملا اور اس کے قبیلہ کے لوگ بگڑ کر بولے کہ جاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔یہ الفاظ سن کر صحابہ کا وفد وہاں سے اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے اطلاع دی۔

غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر حضرت سعد بن عبادۃ نے کئی اونٹوں پر کھجوریں لاد کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے بھیجی جو ان سب کا کھانا تھا۔اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کیا ہی اچھا کھانا ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر جب لشکر مکہ کی طرف بڑھا تو رسول کریم ﷺ نے حضرت عباس کو حکم دیا کہ کسی سڑک کے کونے پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کھڑے ہو جاؤ تا کہ وہ اسلامی لشکر اور اس کی فدائیت کو دیکھ سکیں۔لشکر کے بعد لشکر گزر رہا تھا کہ اتنے میں اشجع قبیلے کا لشکر گزرا اسلام کی محبت اور اس کیلئے قربان ہونے کا جوش ان کے چہروں سے عیاں تھا اور ان کے نعروں سے ظاہر تھا۔ابوسفیان نے کہا عباس! یہ کون ہیں۔عباس

نے کہا یہ اشجع قبیلہ ہے ابوسفیان نے حیرت سے عباس کا منہ دیکھا اور کہا سارے عرب میں ان سے زیادہ محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی دشمن نہیں تھا عباس نے کہا کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ جب اس نے چاہا ان کے دلوں میں اسلام کی محبت داخل ہوگئی سب سے آخر میں رسول اللہ ﷺ مہاجرین اور انصار کا لشکر لئے ہوئے گزرے یہ لوگ دو ہزار کی تعداد میں تھے اور سر سے پاؤں تک زرہ بکتروں میں چھپے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ ان کی صفوں کو درست کرتے چلے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ قدموں کو سنبھال کر چلو تا کہ صفوں کا فاصلہ ٹھیک رہے۔ ان پروانے فدا کاران اسلام کا جوش اور ان کا عزم اور ان کا ولولہ ان کے چہروں سے ٹپکا پڑتا تھا ابوسفیان نے ان کو دیکھا تو اس کا دل دہل گیا اس نے پوچھا عباس یہ کون لوگ ہیں؟ عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ انصار و مہاجرین کے لشکر میں جارہے ہیں۔ ابوسفیان نے جواب دیا اس لشکر کا مقابلہ کرنے کی دنیا میں کس کو طاقت ہے؟ پھر وہ حضرت عباس سے مخاطب ہوا اور کہا تمہارے بھائی کا بیٹا آج دنیا میں سب سے بڑا بادشاہ ہوگیا ہے۔ عباس نے کہا اب بھی تیرے دل کی آنکھیں نہیں کھلیں۔ یہ بادشاہت نہیں ہے یہ تو نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں ہاں اچھا پھر نبوت ہی سہی۔ جس وقت یہ لشکر ابوسفیان کے سامنے سے گزر رہا تھا تو انصار کے کمانڈر سعد بن عبادۃ نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا آج خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مکہ میں داخل ہونا تلوار کے زور سے حلال کر دیا ہے۔ آج قریشی قوم ذلیل کر دی جائے گی جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اس نے بلند آواز سے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی قوم کے قتل کی اجازت دے دی ہے؟ ابھی ابھی انصار کے سردار سعد اور اس کے ساتھی ایسا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے یہ کہا ہے کہ آج لڑائی ہوگی اور مکہ کی حرمت آج ہم کو لڑائی سے باز نہیں رکھ سکے گی اور قریش کو ہم ذلیل کر کے چھوڑیں گے۔ یا رسول اللہ آپ تو دنیا میں سب سے زیادہ نیک سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ کیا آج آپ اپنی قوم کے ظلموں کو بھول نہ جائیں گے۔ ابوسفیان کی یہ شکایت اور التجا سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوسفیان سعد نے غلط کہا ہے۔ آج رحم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش اور خانہ کعبہ کو عزت بخشنے والا ہے۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو سعد کی طرف بھجوایا اور فرمایا اپنا جھنڈا اپنے بیٹے قیس کو دے دو کہ وہ تمہاری جگہ انصار کے لشکر کا کمانڈر رہوگا۔ اس طرح آپ نے مکہ والوں کا دل بھی رکھ لیا اور انصار کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچنے سے محفوظ رکھا۔ رسول اللہ ﷺ کو قیس پر پورا اعتماد تھا کیونکہ قیس نہایت ہی شریف طبیعت کے نوجوان تھے۔

غزوہ حنین شوال آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ جو اموال غنیمت اس جنگ میں حاصل ہوئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں تقسیم کر دیئے۔ انصار نے اپنے دلوں میں اس بات کو محسوس کیا۔ حضرت سعد بن عبادۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ قبیلہ آپ کے متعلق اپنے نفسوں میں کچھ محسوس کر رہا ہے۔ یعنی انصار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کو اس احاطے میں اکٹھا کرو۔ جب سب اکٹھے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا باتیں ہیں جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں کہ تمہیں کچھ ناراضگی ہے اس بات پر کہ تمہیں مال نہیں ملا۔ اے انصار کے گروہ کیا تم نے دنیا کے حقیر سے مال پر دکھ محسوس کیا ہے۔ اے انصار کے گروہ کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔ اے اللہ انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں پر۔ راوی کہتے ہیں اس پر سب انصار رونے لگے حتی کہ ان کی داڑھیاں ان کے آنسوؤں سے تر ہوگئیں اور وہ کہنے لگے جو بھی آپ نے تقسیم کی ہے ہم اس پر راضی ہیں اور آپ ہمارے لئے کافی ہیں۔

حجۃ الوداع کیلئے مدینہ سے سفر کر کے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حج پر پہنچے تو وہاں آپ کی سواری گم ہوگئی۔ حضرت سعد بن عبادۃ نے

جب یہ بات سنی تو اپنے بیٹے قیس کے ہمراہ آئے ان دونوں کے ساتھ ایک اونٹ تھا جس پر زادِ راہ تھا سامان سفر کا لدا ہوا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی سامان والی سواری گم ہو گئی ہے یہ ہماری سواری اس کے بدلے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ وہ سواری ہمارے پاس لے آیا ہے یعنی وہ جو گمی تھی وہ مل گئی ہے تم دونوں اپنی سواری واپس لے جاؤ اللہ تم دونوں میں برکت ڈالے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادۃ کو کسی بیماری کی شکایت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود ان سب کو اپنے ساتھ لے کر ان کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے جب ان کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کو گھر والوں کے جھمگٹ میں پایا آپ نے فرمایا کیا یہ فوت ہو گئے؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ فوت نہیں ہوئے۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریب گئے ان کی حالت دیکھی تو آپ رو پڑے۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو دیئے۔۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سنتے نہیں دیکھو کہ اللہ آنکھ کے آنسو نکلنے سے عذاب نہیں دیتا اور نہ دل کے غمگین ہونے پر بلکہ اس کی وجہ سے سزا دے گا یا رحم کرے گا بلکہ اس کی وجہ سے سزا دے گا یا رحم کرے گا اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور پھر فرمایا اور میت کو بھی اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ نوحہ کرنا جو ہے وہ غلط ہے۔

حضرت ابواُسید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنو نجار ہیں پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن خزرج پھر بنو ساعدۃ اور انصار کے تمام گھرانوں میں بھلائی ہے۔ یہ سن کر حضرت سعد بن عبادۃ بولے کہ میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم سے افضل قرار دیا ہے۔ اس پر ان سے کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھی تو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

ہشام بن عروۃ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادۃ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے قابل تعریف بنادے اور مجھے شرف اور بزرگی والا بنادے۔

حدیث میں ایک روایت ہے مسند احمد بن حنبل کی کہ حضرت سعد بن عبادۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی کرو لیکن دیکھنا قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھے پر کسی جوان اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور وہ قیامت کے روز چیخ رہا ہو یعنی نگرانی کا پھر حق ادا کرنا ہوگا انصاف کرنا ہوگا اور کسی قسم کی خیانت نہیں ہوگی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر یہ ذمہ داری کسی اور کے سپرد فرما دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چھ انصار نے قرآن کریم جمع کیا تھا جن میں حضرت سعد بن عبادۃ بھی شامل تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انصار میں سے جو مشہور حفاظ تھے ان میں حضرت سعد بن عبادہ کا نام بھی آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سعد بن عبادہ کے متعلق تھوڑا اسارہ گیا ہے وہ انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 10th - January - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB